ایک پیارا آدمی

قاسم منصور جلالی☆

انٹرنیٹ پر آوارہ گردی کرتے ہوئے فیس بک پر شیخ رشید احمد صاحب کے صفحہ پر جا پہنچا۔ وہاں پر ایک خبر پڑھنے کو ملی جس کا موضوع تھا: ''اور ذوالکفل بخاری بھی چلے گئے۔'' میں حیران و پریشان ہوگیا۔ یعنی وہ محبتوں بھرا آدمی جس کی میٹھی میٹھی باتیں انسان کو پہلی ہی ملاقات میں اُس کا دیوانہ بنادیں، اب نہیں رہا۔

انسان اِس دنیا میں جانے کے لیے آیا ہے مگر اچانک اور ناگہانی حادثے میں چلے جانے پر پرائے بھی افسوس ہی کرتے ہیں۔ مگر ذوالکفل بخاری جیسا پیارا آدمی جو دھیمے دھیمے لہجے میں بات کرتا، آپ کو گھنٹوں مصروف رکھ سکتا تھا۔ اُن سے میری ملاقات بھی حافظ صفوان صاحب کی برکت سے ہوئی۔ الحمدللہ اپریل ۲۰۰۹ء میں عمرے کے لیے جارہا تھا۔ حافظ صاحب نے حکم دیا کہ ''یار قاسم، ذوالکفل کے لیے تھوڑی سی کتابیں لے جانا۔'' میں نے ہامی بھرلی۔ مگر جب وہ ''تھوڑی'' سی کتابیں اُٹھائیں تو متردّد ہوا۔ مگر ذوالکفل بخاری سے مل کر حافظ صاحب کو دعائیں دیتا رہا کہ اگر وہ یہ بوجھ میرے حوالے نہ کرتے تو شاید میں ذوالکفل سے کبھی نہ مل پاتا۔

انتہائی مختصر وقت، دو تین گھنٹے کی ملاقات کے بعد میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ وہ انتہائی مہذب، مودب اور سلجھے ہوئے آدمی تھے۔ تقریباً تین گھنٹے ہم باتیں کرتے رہے مگر نہ مجھے تھکاوٹ کا احساس ہوا اور نہ اُکتاہٹ کا۔

وہ مکہ مکرمہ میں ملازمت ملنے پر انتہائی خوش تھے اور وہاں کے علما کے حلقے میں بیٹھتے تھے۔ اپنے نانا جان امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے ہر جگہ ہاتھوں ہاتھ لیے جاتے۔ حرمین کے اماموں، وہاں کے نظام اور وہاں کے منتظمین کے بارے میں بتاتے رہے۔ انتہائی keen observer تھے اور دل موہ لینے والے انداز میں بات کرتے۔ میں اُن کے کسی شاگرد سے تو نہیں ملا مگر امید ہے کہ وہ اِسی دل موہ لینے والے انداز میں پڑھاتے ہوں گے۔

دعا ہے کہ اللہ پاک اُن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اُن کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

☆ سینئر انسٹرکٹر پی ٹی سی ایل ٹریننگ کالج، پشاور